إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاٰیۃ)

اذان

سے پہلے صلوٰۃ وسلام

پڑھنے کی شرعی حیثیت

از افاضات

فقیہ العصر عالم ربانی مفتی محمد عبداللہ نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام صاحبزادہ مفتی محمد جان نعیمی

ناشر

مفتی اعظم سندھ اکیڈمی العلوم مجددیہ نعیمیہ ٹرسٹ ملیر کراچی

Scanned with CamScanner

اکرم ﷺ پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے گا اب خواہ وہ اذان سے قبل ہو یا بعد یہ فعل ام خداوند [illegible]

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز نہیں یہ لوگ حکم الٰہی (جو کہ مطلق ہے) کو اپنی رائے سے مقید کرتے ہیں جو دین میں مداخلت ہے اور یہ مداخلت ناجائز و حرام ہے۔

علاوہ ازیں بعض احادیث میں اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام کا حکم صراحۃً وارد ہے۔

جیسا کہ حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ۔ مشکوة شریف ص ٦٤ مطبوعه کراچی. نسائی شریف جلد اول ص ١١٠ مطبوعه دهلی۔

یعنی جب تم مؤذن سے آذان سنو تو جو الفاظ مؤذن ادا کرے تم بھی اسی طرح کہو پھر مجھ پر درود و سلام پڑھو۔ کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا پھر میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو۔

اس حدیث مبارکہ کی پیش نظر علماء کرام فرماتے ہیں۔

وَیُسَنُّ لِکُلٍّ مِنْ مُؤَذِّنٍ وَمُقِیْمٍ وَسَامِعٍ اَنْ یُصَلِّیَ وَیُسَلِّمَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔ (السراج الوهاج علی متن مطبوعه بیروت المنهاج ص٣٨)

یعنی اذان و اقامت کی فراغت کے بعد مؤذن اور سامع اور مکبر کو نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا سنت ہے۔

کرام رحمہم اللہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم انبیاء کرام علیہم السلام اور خاص طور پر امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اللہ جل جلالہ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے اس کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہوگا؟ تو وہ فوراً پکار اٹھتا ہے کہ وہ تو بالکل جہنمی ہوگا اس کے جہنمی ہونے میں جو شک کرے وہ بھی جہنمی ہوگا۔ تو میں پھر اس سے کہتا ہوں کہ بھائی! اب تم سب عقائد والوں کی کتابوں کا مطالعہ کرو۔ کوئی تو تمہیں اللہ جل جلالہ کی شان میں بے ادبی کرنے والا نظر آئے گا۔ تو کوئی سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے شان میں بے ادبی کر رہا ہے۔ جبکہ کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور اس محبت کی آڑ میں اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی شان میں بے ادبی کر رہا ہے اور کچھ افراد اہل بیت اطہار کی محبت کے ٹھیکے دار بن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں بے ادبی کرنا اپنے ایمان کا جز سمجھتے ہیں۔ اگر تمام فرقوں میں ادب کرنے والا تمہیں ملے گا تو وہ اہلسنت و جماعت (بریلوی) مسلک والے ہی ہیں۔ جو کہ تمام کا ادب و احترام کرنے والے ہیں بلکہ محبت اس قدر ہے کہ ان بزرگ ہستیوں کے ساتھ جن اشیاء کو نسبت ہو جائے ان کا بھی ادب و احترام کرتے ہیں۔ مثلاً مدینہ منورہ کو پہلے یثرب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ لیکن جب اس سرزمین کو ہمارے پیارے آقا ﷺ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا تو یہی جگہ مدینہ منورہ بن گئی۔ اب اس کی مٹی میں بھی شفاء رکھ دی گئی ہے۔ اب بیمار یہاں آئے تو شفاء حاصل کر کے جاتا ہے۔ پیارے آقا ﷺ کے قدمین شریفین سے جس جوتے کو نسبت ہو جائے تو وہ نعلین پاک کہلاتا ہے۔ اب اس کا مقام کیا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔ کہ

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

لیکن بعض افراد اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں وہ کہتے ہیں کہ جو کلمہ گو مسلمان ہے۔ وہ بھلا کیسے بے ادبی اور گستاخی کر سکتا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش ہے تو میں پھر عرض کروں گا کہ بھائی ہماری کسی شخص سے نہ ذاتی

Scanned with CamScanner

اور جاننا چاہتے ہیں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل۔ اس لئے کہ ایک انسان کی نجات اس کے عقیدے پر ہوگی۔ اعمال بعد میں دیکھے جائیں گے اگر دولت ایمان پلے نہ ہوگی تو اعمال کا فائدہ ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

ترجمہ: جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے اور ضرور انہیں ان کا نیگ (انعام) دیں گے۔ جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں۔ (النحل: ۹۷، پارہ ۱۴)

دوسری طرف دیکھا جائے تو اگر ایمان کامل نہیں تو اعمال میں سکون کی دولت نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ دل میں خوف رہتا ہے کہ کہیں میں غلط تو نہیں کر رہا اور اگر یقین کامل ہو جائے تو پھر یہ یقین ہوتا ہے کہ میرا ہر اٹھنے والا قدم مجھے جنت کے قریب کرتا جا رہا ہے۔ لہٰذا نجات کے لیے ایمان کا ہونا بڑا ضروری ہے۔

اب ہمیں کیسے پتہ چلے کہ کون ایماندار ہے کون حق پر ہے تاکہ ہم سمجھ جائیں کہ وہی جنتی ہوگا اس سلسلے میں بہت سارے افراد مجھ سے رابطہ کرتے ہیں۔ میں جو ان کو جواب دیتا ہوں آپ کی خدمت میں پیش بھی کئے دیتا ہوں۔

باادب بامراد

عقائد کے سلسلے میں پریشان افراد کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بھائی تم خود ہی بتلاؤ کہ ایک بندہ نمازی پرہیزگار ہے۔ عالم دین ہے حافظ قرآن بھی ہے اور بھی اس میں بہت سی اچھائیاں موجود ہیں۔ لیکن اگر وہ ماں باپ کا بے ادب گستاخ ہے تو کیا وہ جنت میں جا سکتا ہے تو وہ فوراً جواب ملتا ہے کہ ہرگز نہیں میں پھر عرض کرتا ہوں کہ جو ماں باپ کا بے ادب گستاخ ہے وہ جنت میں نہیں جا سکتا تو جو اولیاء

Scanned with CamScanner

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ

جنتی کون؟

تخریج شدہ

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم
- نماز میں نبی پاک ﷺ کو سلام کرنے کا طریقہ
- منکرین حدیث
- کفریہ عبارات (تحریریں)
- مسائل میں اختلاف باعث رحمت
- فتویٰ لگانے میں احتیاط
- حدیث نبوی ﷺ کا ادب واحترام

ابوالسرفی
حافظ حفیظ الرحمن قادری رضوی

Scanned with CamScanner

اعلیٰ حضرت کے بعض نئے فتاوی

22 جلدوں میں شائع ہونے والے فتاوی رضویہ میں شا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعض فتاوی جو پہلی بار منظر عام پر

Scanned with CamScanner

اور مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ:

«ذکر الأنبياء من العبادات وذكر الصلحين كفارة». ذکر انبیا کا عبادت ہے اور ذکر نیکوں کا کفارہ گناہ۔

رواه في "مسند الفردوس" عن معاذ بن جبل ﷺ.

اور وارد کہ فرماتے ہیں ﷺ: «ذکر علي عبادة». علی کا ذکر عبادت ہے۔

رواه الديلمي عن أم المؤمنين ﷺ.

سبحان اللہ! جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اور تمام اولیا کے ذکر کی یہ فضیلتیں ہیں تو حضور اقدس ﷺ کا ذکر تو حضور اقدس ﷺ کا ذکر ہے خوشی وشادمانی اور اللہ تعالیٰ کی برکت و مہربانی اس مسلمان کے لیے جس نے ان کے ذکر کو اپنا حرز جان بنایا اور ہر وقت اور ہر آن اس میں مشغول رہ کر لطف ایمان اٹھایا بر خلاف اُس طاغی سرکش کے جو ذوق ایمان سے دفعتّہ ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے ذکر رسول اللہ ﷺ مطلقا حسن نیست. أعوذ بالله من خباثة العقيدة.

"در مختار" میں ہے: "التسليم بعد الأذان حدث في الربيع لآخر سنة سبعمأة واحدى وثمانين في عشاء ليلة الاثنين ثم يوم الجمعة ثم بعد عشر سنين حدث في الكل إلا المغرب ثم فيها مرتين وهو بدعة حسنة"(1).

اذان کے بعد صلاۃ و سلام عرض کرنا شب دوشنبہ نماز عشا ماہ ربیع الآخر ۷۸۱ ہجری قدسی میں حادث ہوا، پھر جمعہ کے دن پھر دس برس بعد مغرب کے سوا سب نمازوں میں پھر دو دفعہ مغرب میں بھی اور یہ ان تازہ باتوں میں ہے جو نیک و محمود ہیں۔

امام محدث شمس الملۃ والدین سخاوی "قول البدیع" پھر علامہ عمر بن نجیم "نہر الفائق شرح کنز الدقائق" پھر فاضل محقق مولانا امین الملۃ والدین شامی "رد المحتار علی الدر المختار" میں فرماتے ہیں: "والصواب من الأقوال إنها بدعة

(1) "الدر المختار" فائدة التسليم بعد الأذان ـ ۱/ ۳۹۰.

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click To More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

حسنة". حق بات یہ ہے کہ وہ بدعت حسنہ ہے۔ والله تعالى أعلم

عبده المذنب أحمد رضا البريلوي عفي عنه

كتبه

بمحمده المصطفى النبي الأمي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

أصاب من أجاب — حررہ الفقیر عبد القادر القادری عفی عنہ

عبد القادر محب الرسول قادری ۱۳۹۱

المجيب مصيب و مثاب والجواب صحيح وصواب

حررہ الفقیر عبد المقتدر القادری العثمانی البدایونی غفر اللہ تعالیٰ لہ

Scanned with CamScanner

ٹرین پر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مسئلہ ۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ...
ریل پر نماز صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب

اہتمام لازم ہے کہ فرائض حالت وقوف میں پڑھے، دو تین رکعت پڑھنے کی ہر اسٹیشن پر مہلت مل سکتی ہے جب کہ وضو پہلے سے طیار ہو۔ اگر وقفہ کم جانے تسبیحات رکوع وسجود میں ایک پر اقتصار کافی ہے، اگر تشہد قعدۂ اخیرہ کا پڑھ لیا ہو کہ ریل چل دی معًا سلام پھیر دے۔ باوصف اہتمام تام بھی اگر معاذاللہ بعض اوقات کی نماز حالت وقوف میں نہ ملے مجبورًا حالت سیر میں پڑھے اور پھر بحال وقوف یا نزول اعادہ چاہیے، كل ذلك للخروج عن العهدة بيقين والله ﷻ أعلم.

عبده المذنب أحمد رضا البريلوي عفي عنه

کتبـــــــــــــــــــــــــــه

بمحمده المصطفى النبي الأمّي صلى الله تعالى عليه وسلم

مہر عبد المصطفیٰ احمد رضا خان محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

(حوالہ تحفۂ حنفیہ جلد ۷ صفحہ ۴ پرچہ ۴۔ ربیع آلاخر ۱۳۲۱ھ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click To More Books
https://ataunnabi.blogspot.com/

Scanned with CamScanner

ثابت ہے پر چلتے ہیں۔ عوام پر لازم ہے کہ جس مسئلے کو وہابی دیوبندی حرام یا ناجائز کہتے ہیں ان سے دلیل مانگیں مثلاً یہی "صلوٰۃ وسلام" جو ہم پڑھتے ہیں، اسے جو ناجائز کہتا ہے اس پر لازم ہے کہ کوئی آیت و حدیث دکھائے ورنہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں روکتے تو اب یہ کون ہیں روکنے والے۔ ان قواعد کو ضوابط کے بعد اس مسئلے کے متعلق ہمارا موقف سنیے۔

ہمارا موقف

اذان کے کلمات میں کسی طرح کا اضافہ حرام ہے نہ پہلے نہ بعد کو نہ درمیان میں۔ البتہ اگر کوئی اذان سے پہلے کوئی الفاظ کسی وجہ سے پڑھتا ہے جنہیں نہ وہ واجب سمجھتا نہ سنت، نہ انہیں اذان کا جز مانتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ مثلاً کوئی شخص اذان سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے یا کوئی اور کلمات پڑھ کر اذان پڑھے تو کون سا سر پھرا ہے جو اسے حرام کہے، خواہ اس بسم اللہ کو زور سے پڑھے یا آہستہ، التزاماً پڑھے یا کبھی کبھی۔ اسی طرح درود شریف سمجھے، جیسے برکت کی خاطر ہر کام سے پہلے بسم اللہ شریف کے متعلق روایت ہے ایسے ہی درود شریف کے متعلق بھی مطلقاً روایتیں ملتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہابی دیوبندی بسم اللہ شریف پڑھنے کے لیے تو نہیں چونکتا لیکن اگر کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو چیختا ہے کہ یہ بدعت ہے، حرام ہے وغیرہ وغیرہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسے اس درود سے کوئی جلن ہے اور وہ کیوں، ان شاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر عرض کروں گا۔

درود شریف کا پڑھنا کسی وقت ممنوع نہیں

اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کا وقت مقرر فرمایا ہے، لیکن درود شریف ایک ایسی عبادت ہے کہ جب پڑھو، جہاں پڑھو، جس طرح پڑھو ہر طرح سے مقبول و محبوب ہے۔ البتہ چند اوقات اور مقامات کو محدثین کرام نے مستثنیٰ فرمایا ہے، وہ بھی شان رسالت کے پیش نظر تھا۔ پیشاب پاخانہ کے وقت، صحبت کے وقت، اشیا فروخت کی بولی لگانے کے وقت نوکر کھا کر، جانور ذبح کرنے کے وقت، چھینک کے وقت اور تلاوت قرآن کے درمیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اذان سے قبل درود وسلام پڑھنا

تصنیفِ لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر: جماعت رضائے مصطفیٰ

شاہ خاور نگ آباد، مہاراشٹر

Scanned with CamScanner

کی لعنت نصیب ہوگی" "واذن فی الناس بالحج" سے استدلال فرمایا۔

(۵) ایک شخص نے یہی بیان کیا تو اس کو فرمایا کہ تو چور ہے چوری سے توبہ کر "اذن موذن انکم لسارقون" سے تعبیر نکال کر دی فرمایا جو مذکور ہوا۔

(۶) ایک شخص نے بیان کیا کہ اس نے خواب میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی ہے۔ آپ نے تعبیر فرمائی کہ تم نے جہاں نماز پڑھی ہے اس موقع پر تیرے قدموں کے نیچے قرآن مجید کے اوراق موجود تھے چنانچہ مصلی اٹھا کر دیکھا گیا تو فی الواقع ایسا ہی تھا۔

انتباہ: پچھلے خواب پر غور فرمایئے کہ جبریل علیہ السلام پر کھڑا ہونا واقعی بے ادبی اور تعبیر بھی نکلی تو بے ادبی۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ دیوبندیوں کے خواب من گھڑت ہیں اگر بقول اشرفعلی تھانوی کوئی اللہ خیال میں غرق ہو کر خواب دیکھتا ہے تو اس کی تعبیر بھی اسی طرح ہو گی۔ مزید خوابوں کے متعلق تحقیق و تفصیل فقیر کی کتاب "خوابوں کی دنیا" میں پڑھیے۔

ھذا آخر مارقمہ قلم القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

حامد آباد ضلع رحیم یار خان بہاولپور ۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء

Scanned with CamScanner

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور رسول تم کو جو (احکام) دیں اُن کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں اُن سے باز رہو۔

شرح صحیح مسلم

عبد ربہ

جلد اوّل

مقدمہ کتاب الایمان، کتاب الطہارۃ، کتاب الحیض، کتاب الصلوٰۃ

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

Scanned with CamScanner

رہا ہے، تاہم مستند علماء نے اس کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے۔

اس تمام تر تفصیل کے باوجود یہ حقیقت نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے کہ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام کچھ وقفہ سے پڑھیں اور کبھی کبھی ترک بھی کر دیں، تاکہ ان پڑھ لوگ اور آنے والی نسلیں صلوٰۃ وسلام کو اذان کا جزء نہ سمجھ لیں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے جب اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ کے پیش نظر بھی یہ خطرہ تھا اس لیے آپ نے فرمایا:

درود شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت سے قبل چاہیے یا درود شریف کی آواز، آواز اقامت سے ایسی جدا ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو درود شریف جز اقامت نہ معلوم ہو۔[1]

اذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنے کی بحث میں حرفِ آخر

اذان سے پہلے یا اس کے بعد آہستہ یا بلند آواز سے درود شریف پڑھنا ارشادِ ربانی صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے عموم میں داخل ہے، خاص طور پر اذان کے بعد درود شریف پڑھنا مسلم شریف کی حدیث کے مطابق مامور بہ ہے، البتہ درود شریف کو اذان کا حصہ سمجھنا اور اذان کے ساتھ ضروری سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔

البتہ کسی مسنون طریقے کو تبدیل کر کے نیا طریقہ اختیار کرنا کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے۔

اس بحث کے دوران یہ حدیث بھی پیش نظر رہنی چاہیے:

امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

عن نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ فقال ابن عمر وانا اقول الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ولیس ھکذا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علمنا ان نقول الحمد للہ

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (عام حالات میں) میں بھی کہتا ہوں، الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چھینک کے جواب

[1] ۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ، فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۵۱، مطبوعہ سنی دار الاشاعت فیصل آباد، ۱۴۰۰ھ۔

Scanned with CamScanner

ھُوالمعظّم

خانقاہ مظہریہ کا صد سالہ عہدِ رُوحانیت

تالیف

صاحبزادہ غلام نظام الدین مرولوی

اسلامک بک فاؤنڈیشن

۲۴۹ این ـ سمن آباد ـ لاہور

عمارتوں اور حتیٰ کہ کلفی والی ریڑھیوں پر بھی یا اللہ، یا محمد ہی لکھا ہوا ملے گا۔

میرے والد صاحب قبلہ نے ایک عارفانہ نکتہ پیدا کیا۔ فرمایا کہ ــــــ یا محمد میں لفظِ یا ندائیہ ہے۔ اگر مقصود حصولِ برکت و سعادت ہے تو اس کے لیے اسمِ پاک ہی بہت کافی ہے۔ ندا کے بعد، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اپنی طرف مائل کرا کے پھر کوئی درخواست پیش نہ کرنا سوءِ ادبی ہے۔

مزید برآں

بریلوی حضرات نے ہر اذان سے متصل پہلے یا بعد میں صلوٰۃ وسلام کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس طرح آج معاشرے میں نہ خالص دودھ ملتا ہے، نہ خالص گھی، اسی طرح خالص اذان سے بھی ہم گئے۔

مطالعہ کی کمی کی وجہ سے میرے پاس کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے، البتہ قیاس غالب ہے کہ شیعہ حضرات نے بھی شروع شروع میں اذان کے بعد، حضرت شیرِ خدا کی منقبت میں چند جملوں کا اضافہ کیا ہوگا، جو بعد میں رفتہ رفتہ مُروّج ہو کر اُن کی اذان کا مستقل حصّہ قرار پائے۔

اب بریلوی حضرات جس اذان کو رواج دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، اس پر ذرا غور فرمائیں: اس دور میں جو بچے پیدا ہوں گے، آگے چل کر وہ ان صلوٰۃ وسلام والے اضافی جملوں کو اذان کا لازمی حصہ سمجھیں گے۔ ادھر دوسرے لوگ کہیں گے کہ حضرت بلال تو یہ اذان نہیں کہتے تھے۔

نمازی کے پاس

باآواز ذکر جائز ہے یا نہیں؟

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث شریف کی وضاحت

ایمہ اربعہ وغیرہم فقہاء و شیخ محقق دہلوی و اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہم اللہ کا موقف

نماز کے بعد ذکر بالجہر کو تکبیرات تشریق پر قیاس کرنا درست ہے یا نہیں؟

مؤلف

محمد عبد الغفور شرقپوری

باہتمام

محمد عبد الرؤف نورانی

مکتبہ فاروقیہ رضویہ

دارالعلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ گجرپورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور

فون نمبر 042 - 6826970

Scanned with CamScanner

پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب وقطب مدینہ حضرت شاہ ضیاء الدین قادری مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بندہ مؤلف سے بیان فرمایا کہ میں بریلی شریف میں شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت الشاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری رحمہ اللہ کی خدمت میں کہ اکابر علماء ومشائخ اہل سنت ان کے تلامذہ وخلفاء میں سے ہیں' حضرت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی ان سے خلافت وتلمذ کا شرف حاصل ہے' بارہ دن حاضر رہا' حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند رحمہ اللہ کی موجودگی میں نہ قبل الاذان بآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا تھا اور نہ نماز کے فوراً بعد ذکر بالجہر ہوتا تھا۔ اور حضرت قبلہ تمام نمازیں مسجد میں باجماعت ادا فرماتے تھے۔ میرے نزدیک بھی یہی حق ہے کہ نماز کے فوراً بعد اونچی اونچی آواز سے ذکر شروع کر دینا جبکہ کچھ لوگ اپنی بقیہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں' جائز نہیں' ان کو روکنا ضروری ہے۔ اس کو سنی وغیر سنی کی علامت بنانا درست نہیں۔

حضرت مولانا محمد عارف صاحب خطیب اعظم سلامت پورہ نے بندہ مؤلف سے بیان کیا کہ میں 25 نومبر 1982ء میں بریلی شریف حاضر ہوا۔ اور چند دن قیام کیا۔ حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب مدظلہ العالی کی موجودگی میں نہ تو اذان سے پہلے بآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا تھا اور نہ نماز کے بعد بآواز بلند ذکر ہوتا تھا۔

Scanned with CamScanner

بندہ مولف کی طرف سے وضاحت:

حکم شرع کے مطابق وقت پر آنے والے جماعت میں شامل ہونے والے بلکہ تکبیر اولیٰ کو پانے والے نمازیوں کی بھی کُل یا بعض رکعات فوت ہوسکتی ہیں۔ ان کی کوئی غلطی بھی نہیں۔ تو ان کے پاس تو باآواز بلند ذکر نہیں کرنا چاہیئے۔

جس شخص نے شروع سے امام کی اقتداء کی تکبیر اولیٰ کو بھی امام کے ساتھ پایا مگر بعد اقتداء عذر کی وجہ سے اس کی کل یا بعض رکعتیں فوت ہوگئیں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع وسجود کرنے نہ پایا یا نماز میں اسے حدث (بے وضو ہونا) ہوگیا یا مقیم نے مسافر کی اقتداء کی یا نمازِ خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ ملی (جس کو فقہائے کرام لاحق کہتے ہیں) امام کے سلام کے بعد جب وہ اپنی فوت شدہ رکعتیں پڑھے گا اس کے پاس تو ذکر و درود باآواز بلند نہیں کرنا چاہیے نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ وہ نمازی تو وقت پر آیا ہے تکبیرِ اولیٰ بھی اس نے امام کے ساتھ پائی ہے پھسنڈی (عادۃً پیچھے رہنے والا) بھی نہیں بلا عذر نہیں بلکہ عذر کی وجہ سے اس کی کل یا بعض رکعتیں رہ گئی ہیں۔ اور عذر کی وجہ سے رہ جانا غلطی بھی نہیں۔ اس کے باوجود لاحق نمازی کی نماز کی حفاظت ورعایت بھی نہیں کی جاتی اس کے پاس بھی بلند آواز سے ذکر کیا جاتا ہے درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

مرکزِ اہل سنت بریلی شریف کا معمول

استاذ العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری خلیفہ مجاز شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب نوری ومحدث اعظم